یہ آج کے دور کی چند اہم ضروریات اور چند ناگزیر تقاضے ہیں جن کی طرف مناسب توجہ نہ دینے کا ہمیں نقصان ہو رہا ہے اور ہم علمی، فکری اور تہذیبی محاذ پر کھلا میدان سامنے ہونے کے باوجود پیش رفت نہیں کر پا رہے۔ ان کی طرف دینی مدارس کو توجہ دینی چاہیے، دینی مدارس کا نصاب و نظام تشکیل دینے والوں کو متوجہ ہونا چاہیے۔ یہ اصل ذمہ داری ان کی ہے لیکن اگر ان سے ہٹ کر بھی کچھ علمی ادارے اور فکری سوسائٹیاں ان ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے انہیں پورا کرنے کی کوشش شروع کر دیں تو کچھ نہ کچھ پیش رفت ضرور ہوگی اور شاید انہی کی کوششوں سے جمود کی اس دیوار میں کوئی روشن دان نمودار ہو جائے۔

اسلام ایک تمدن ہے، دوسرے مذاہب کی طرح اس کا تاریخی نشو ونما بھی ہوا ہے اس لیے اس کے دوسرے اجزا مثلاً اس کے اخلاق کا نظام اور تصوف کی آمیزش بھی قابل غور ہے۔ اسلام غیر صوفیانہ مذہب بلکہ تصوف کا مخالف ہے لیکن نو مسلم عیسائیوں کے اثرات سے اس میں تصوف کا رنگ پیدا ہو گیا ہے۔ عیسائی خدا کی ذات سے محبت اور حظ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مسلمان خدا کی ہیبت سے متاثر ہونے پر زور دیتے ہیں۔ الغزالی نے شریعت، علم کلام اور تصوف میں امتیازات قائم کیے ہیں اور تصوف کو قلب کے ایسے تاثرات بتائے جو مذہبی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں لیکن قرآن کے الفاظ و احکام کی پابندی کو بہر حال ضروری اور لازمی قرار دیا۔...... تصوف بھی عیسائی مبلغوں کی کامیابی کا ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے تصوف میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمان صوفیوں کی جماعت میں ایسے افراد ملیں گے جن سے مذہبی اختلاط آسانی سے کیا جا سکتا ہے کیونکہ اسلامی تصوف کے بعض اجزا مسلمانوں کی مذہبی راسخ العقیدگی اور سختی کو بڑی حد تک کم کر دیتے ہیں لیکن اس موقع پر اس احتیاط کی ضرورت ہے کہ ان کو یہ تو بتایا جائے کہ تصوف کا عام رنگ یکساں ہے لیکن اسلام اور عیسوی مذہب کے تصوف کے اساسی خیالات کی وضاحت اور تفریق نہ کی جائے۔ اس سے پیچیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

(''عیسائیوں کا پیام غیر عیسائی دنیا میں'' از ڈاکٹر کریمر۔ بحوالہ ''معارف'' اعظم گڑھ، اپریل ۱۹۳۹ء)